سورة البقرة

آیات ۲۲ - ۱۶

أُولَٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا
كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا
حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧﴾ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ
فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَۙ ﴿١٨﴾ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ
يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ
بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙۗ
وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٠﴾ ع يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَۙ ﴿٢١﴾ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ
السَّمَآءَ بِنَآءً ۠ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا
لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾

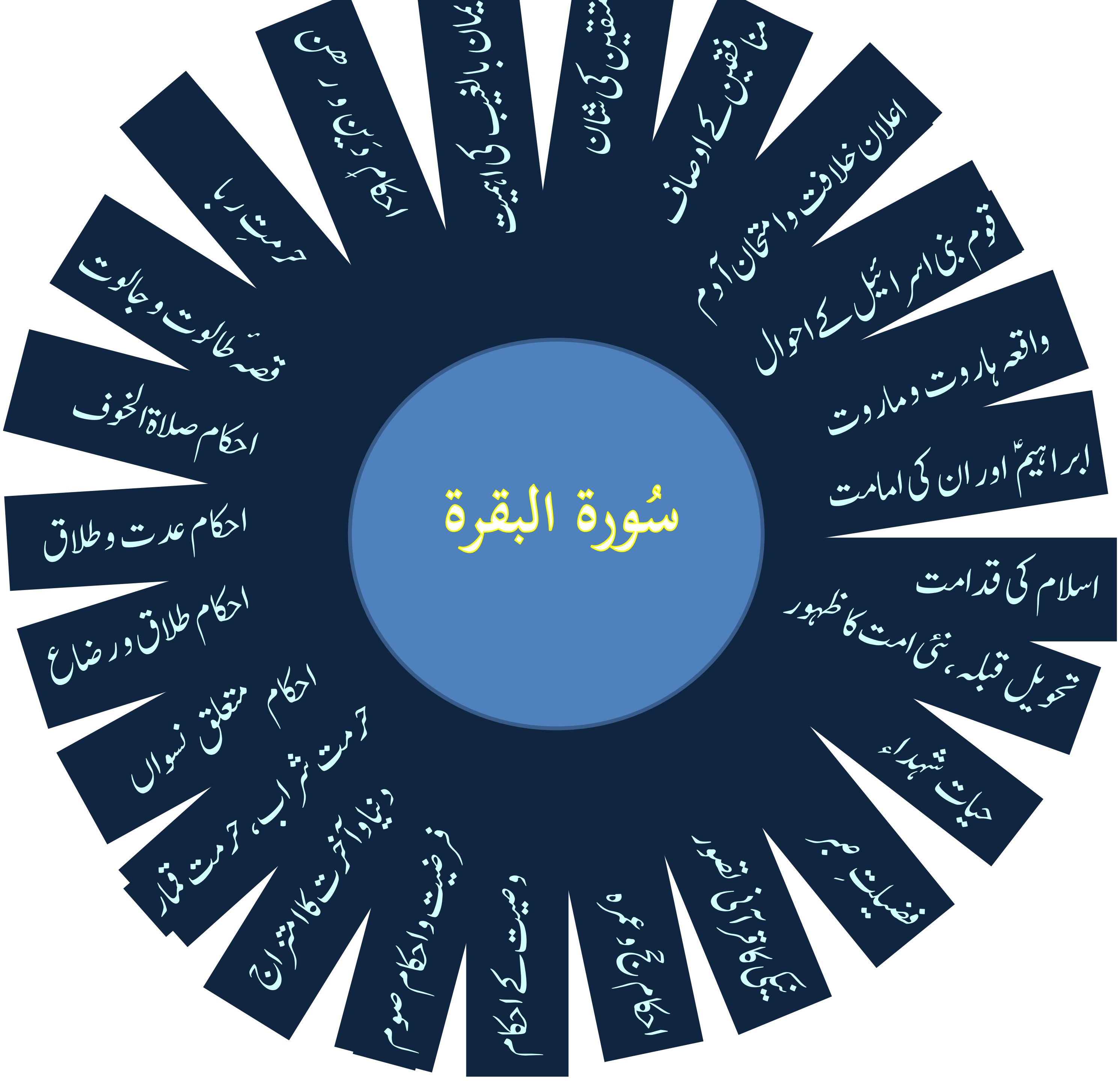
سُورة البقرة
ایمان بالغیب کی اہمیت
متقین کی شان
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت وامتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت وماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت وطلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت وجالوت
حرمتِ ربا
احکام دَین و رھن

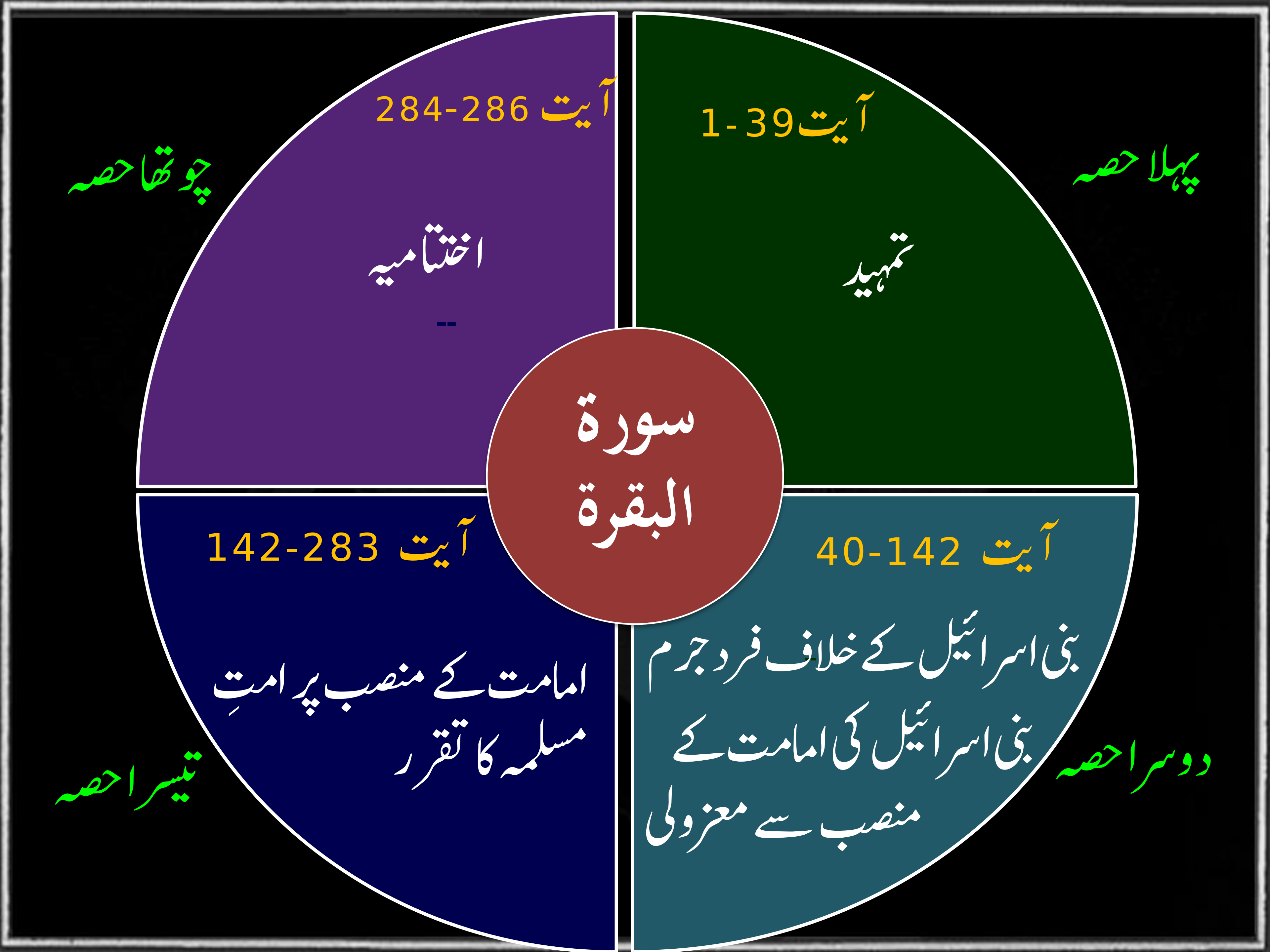
سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

سورة البقرة
پہلا تمہیدی حصہ
آیات ۱-۲۰
تین انسانی
گروہوں کی صفات
مومنین کی صفات (۱-۵)
کفار کی صفات (۶-۷)
منافقین کی صفات
(۸-۲۰)
آیات ۲۱- ۲۹
تمام انسانوں کو توحید اور قرآن پر ایمان کی دعوت
پہلے گروہ میں شامل ہونے کی دعوت
آیات ۳۰- ۳۹
انسان کا منصب خلافت
منصبِ خلافت (۳۰)
تاریخِ خلافت، انسانی صلاحیت
۳۰-۳۳
ابلیس کا کردار (۳۴)
آدم کی توبہ (۳۵-۳۷)
قانون ہدایت وجزاء وسزا
(۳۵-۳۷)

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَٰلَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَٰرَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٦﴾

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ - یہ لوگ ہیں جنہوں نے

اشْتَرَوُا - خریدا

(ش ر ي) اِشْتَرَى يَشْتَرِي ، اِشْتِرَاءً خریدنا (VIII)

الضَّلَٰلَةَ بِالْهُدَىٰ - گمراہی کو ہدایت کے بدلے میں

فَمَا رَبِحَت - تو نہ ہوئی نفع بخش

(ر ب ح) رَبِحَ: نفع بخش ہونا, تجارت میں نفع اٹھانا (جائز)

تِّجَٰرَتُهُمْ - ان کی تجارت

(ر ب و) رَبَا يَرْبُوْ: مال میں اضافہ اور بڑھوتری (ناجائز)

وَمَا كَانُوا - اور وہ نہیں تھے

مُهْتَدِينَ - ہدایت پانے والے

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَٰلَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت
تِّجَٰرَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٦﴾

وہ لوگ جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی، سو نہ تو ان کی
تجارت نے فائیدہ دیا اور نہ ہی وہ ہدایت پانے والے ہوئے

These are they who have bartered Guidance for error: But their traffic is profitless, and they have lost true direction,

محمد اقبال

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٦﴾

گھاٹے کا سودا

- گزشتہ آیات میں مختلف پیرایوں میں جن لوگوں کا تذکرہ ہوا ہے وہ سارے وہ لوگ ہیں جنھوں نے اسلام کے مقابلے میں کفر یا نفاق کو ترجیح دی (بذاتِ خود)
- ایک گروہ نے گمراہی کو چھوڑا اور ہدایت لے لی۔ اسے اس کی بھاری قیمت دینا پڑی۔ اسے تکلیفیں اٹھانی پڑیں، آزمائشوں میں سے گزرنا پڑا، قربانیاں دینا پڑیں۔ اس نے یہ سب کچھ منظور کیا اور ہدایت لے لی۔
- ایک گروہ نے ہدایت دے کر گمراہی لے لی ہے۔ انھوں نے کل کے بدلے میں آج خریدا کہ اس میں آسانی تھی، فوری تکلیف سے تو بچ گئے، اپنے مفادات کو بچالیا، لیکن حقیقت میں سب سے زیادہ گھاٹے کا سودا یہی ہے۔
- ہدایت سے انکار کرکے انھوں نے خود اپنے آپ کو ہدایت سے محروم کر دیا

مَثَلُهُمۡ كَمَثَلِ الَّذِى اسۡتَوۡقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّاۤ اَضَآءَتۡ مَا حَوۡلَهٗ

مَثَلُهُمۡ - ان لوگوں کی مثال

كَمَثَلِ الَّذِى - اس مثال کی مانند ہے جس نے

اسۡتَوۡقَدَ - جلائی (و ق د) اِستَوقَدَ يَسْتَوقِدُ آگ روشن کرنا (X)

نَارًا - آگ

فَلَمَّاۤ - پھر جب

اَضَآءَتۡ - اس نے روشن کیا (ض و أ)

أَضاءَ يُضِيءُ ، إضَاءَةً
روشن کرنا، چمکنا، چمکانا (VI)

مَا حَوۡلَهٗ - اس کو جو اس کے ارد گرد تھا

ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾

ذَهَبَ اللّٰهُ - تو اللہ لے گیا (ذ ھ ب) ذَهَبَ يَذْهَبُ جانا، لے جانا

اس مادے میں دو معنی ① جانا ② حسن و تازگی

حسن و تازگی کے اعتبار سے سونے (قیمتی دھات) کو **ذھب** کہا جاتا ہے

بِنُوْرِهِمْ - ان کی روشنی

وَتَرَكَهُمْ - اور اس نے چھوڑ دیا ان کو

فِيْ ظُلُمٰتٍ - اندھیروں میں

لَّا يُبْصِرُوْنَ - وہ نہیں دیکھتے

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ
ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ١٧

ان کی مثال اس شخص کی مثل ہے جس نے آگ جلائی پھر جب آگ
نے اس کا ارد گرد جگمگا دیا تو اللہ نے ان کا نور چھین لیا اور ان کو
اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ کچھ دیکھ نہیں پاتے

Their similitude is that of a man who kindled a fire; when it lighted all around him, Allah took away their light and left them in utter darkness. So they could not see.

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ ...

اسلام مخالف گروہوں کی دو تماثیل

- پہلی تمثیل۔ یہ تشبیہ اس شخص سے جس نے ایک آگ خوب بھڑکائی پھر اس کی آگ بجھ گئی اور اللہ ان کا نور لے گیا

نور ایمان سے ان کے لیے ہر چیز روشن ہو گئی، مگر انہوں نے اسے ماننے سے انکار کر دیا تو وہ نور ان کے لیے بجھ گیا اور وہ کفر و شرک کے اندھیروں میں بھٹکتے رہ گئے

- نبی اکرم ﷺ نے اسلام کی تبلیغ و دعوت کا چراغ جب روشن کیا تو اس کے نور نے زندگی کے راستوں کو منور کر دیا۔ جن لوگوں نے قومی تعصّبات، نفسانی خواہشات اور سفلی جذبات سے عاجز ہو کر اس روشنی کو بجھانا چاہا یا اس کا بائیکاٹ کیا تو اللہ نے ان کی سر کشی اور تمرد کی وجہ سے ان کی آنکھوں کا نور ان سے چھین لیا۔ اور وہ کفر، شرک اور نفاق کی ایسی تاریکیوں میں ڈوب گئے کہ اب ان کو اسے نکلنے کا کوئی راستہ سجھائی نہیں دیتا

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَۙ (۱۸)

صُمٌّ - بہرے ہیں — صم - اصم کی جمع، معنی بہرہ

بُكْمٌ - گونگے ہیں — بکم - ابکم کی جمع، معنی پیدائشی گونگا

عُمْیٌ - اندھے ہیں — عمی - اعمی کی جمع، معنی آنکھوں کا اندھا
دل کے اندھے کے لیے بھی

فَهُمْ - پس وہ لوگ

لَا یَرْجِعُوْنَ - نہیں پلٹیں گے

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَۙ ⑱

یہ بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں، یہ اب نہ پلٹیں گے

Deaf, dumb, and blind, they will not return (to the path).

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَۙ ﴿۱۸﴾

- کان آنکھ اور زبان کے جن عظیم الشان قوائے علم وادراک سے قدرت نے اپنی فیاضیوں سے ان کو نوازا تھا۔ تاکہ ان سے صحیح طور پر کام لیکر یہ نور حق و ہدایت سے سرفراز ہوں اور اپنے لئے سعادت دارین سے سرفرازی کا سامان کریں۔ ان کو انھوں نے ماؤف کر دیا
- ان کا دل، ان کی بصیرت اور سوجھ بوجھ ہی اندھی ہو چکی ہے کہ وہ خیر اور حق کی باتیں سننے سے بہرے ہیں، حق کو اپنی زبان سے ادا کرنے سے عاجز ہیں اور حق دیکھنے کے لیے اندھے ہیں، اس لیے اب وہ لوگ حق کی طرف کبھی لوٹ کر نہ آئیں گے
- لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ؗ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ؗ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ
- ان کے دل ہیں جن کے ساتھ وہ سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں جن کے ساتھ وہ دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں جن کے ساتھ وہ سنتے نہیں، یہ لوگ چوپاؤں جیسے ہیں، بلکہ یہ زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں، یہی ہیں جو بالکل بے خبر ہیں۔

أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ

أَوْ كَصَيِّبٍ - یا جیسے تیز بارش (ص و ب) صیب - بارش برسانے والا بادل

صاب - (تیر کا نشانے پہ لگنے کے مفہوم سے) اس کا ایک معنی بارش بھی

جیسے بارش اوپر سے گر کر زمین پر لگتی ہے

او - دو باتوں میں شک کی برابری رفع کرنے کے لیے، منافقین کو خواہ آگ

جلانے والوں سے تشبیہ دو خواہ مینہ سے بھاگنے والوں سے دونوں برابر ہیں

مِّنَ السَّمَآءِ - آسمان سے

فِيهِ ظُلُمٰتٌ - اس میں اندھیرے ہوں

وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ - اور بادل کی گرج اور بجلی کی چمک

يَجْعَلُونَ - وہ رکھ لیتے ہیں

رعد - بادل کی گرج

thunder

برق - بجلی، چمکنے/کوندنے والی بجلی

lightning

فِيٓ اٰذَانِهِمۡ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الۡمَوۡتِ ؕ وَ اللّٰهُ مُحِيۡطٌۢ بِالۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۱۹﴾

اَصَابِعَهُمۡ - اپنی انگلیوں کو — إصبَع کی جمع - أصَابِعُ معنی انگلیاں

فِيٓ اٰذَانِهِمۡ - اپنے کانوں میں — أُذْن کی جمع - معنی کان

مِّنَ الصَّوَاعِقِ - بجلی گرنے سے — صاعِقة کی جمع - معنی بجلی کی کڑک

صاعِقة گرنے اور گر کر پھسم کرنے والی بجلی thunder-clap

حَذَرَ الۡمَوۡتِ - موت کے ڈر سے

وَ اللّٰهُ مُحِيۡطٌۢ - اور اللہ گھیرنے والا ہے

بِالۡكٰفِرِيۡنَ - کافروں کو

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ
فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾

یا ہو جیسے آسمان سے بارش کا طوفان، ہو جس میں آندھی اور گرج و چمک کہ
بادل گرجنے سے لوگ، موت کے خوف سے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس
لیتے ہوں، اور (اس طرح) اللہ کافروں کو نرغے میں لئے ہوئے ہے

Or (another similitude) is that of a rain-laden cloud from the sky: In it are zones of darkness, and thunder and lightning: They press their fingers in their ears to keep out the stunning thunder-clap, the while they are in terror of death. But Allah is ever round the rejecters of Faith!

محمد اقبال

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ؕ

يَكَادُ الْبَرْقُ - قریب ہے کہ بجلی کی چمک   كَادَ يَكَادُ ، كَوْدًا قریب ہونا

كَادَ يَكَادُ کسی فعل کا قریب ہونا بتاتا ہے جبکہ اصل فعل ہوا نہ ہو

يَخْطَفُ - اچک لے   (خ ط ف)   خَطِفَ يَخْطَفُ ، خَطْفًا اچک لینا

اَبْصَارَهُمْ - ان کی بصارت کو

كُلَّمَآ - جب بھی

اَضَآءَ لَهُمْ - روشنی ہوتی ہے ان کے لیے

مَّشَوْا فِيْهِ - (تو) وہ چل پڑتے ہیں اس میں   مَشَى يَمْشِي ، مَشْيًا چلنا

وَاِذَآ اَظۡلَمَ عَلَيۡهِمۡ قَامُوۡا ‌ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمۡعِهِمۡ وَاَبۡصَارِهِمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ

وَاِذَآ اَظۡلَمَ - اندھیرا چھا جاتا ہے

عَلَيۡهِمۡ قَامُوۡا - ان پر تو کھڑے ہو جاتے ہیں

وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ - اور اگر اللہ چاہتا

لَذَهَبَ - تو یقیناً لے جاتا (چھین لیتا)

بِسَمۡعِهِمۡ وَاَبۡصَارِهِمۡ - ان کی سماعت اور ان کی بصارت

اِنَّ اللّٰهَ - بیشک اللہ تعالیٰ

عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ - ہر چیز پر قادر ہے

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ
اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ؏ ﴿٢٠﴾

ایسا لگتا ہے کہ ہے کہ بجلی ان کی بصارت اچک لے گی، جب ذرا بجلی چمکتی ہے تو اس میں یہ چل پڑتے ہیں، اور ان پر اندھیرا چھاتا ہے تو رک جاتے ہیں اور اگر اللہ چاہتا ان کی سماعت اور بصارت ہی چھین چکا ہوتا۔ یقیناً اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے

The lightning all but snatches away their sight; every time the light (Helps) them, they walk therein, and when the darkness grows on them, they stand still. And if Allah willed, He could take away their faculty of hearing and seeing; for Allah hath power over all things.

محمد اقبال

اَوۡ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيۡهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعۡدٌ وَّ بَرۡقٌ ۚ يَجۡعَلُوۡنَ اَصَابِعَهُمۡ فِىۡۤ اٰذَانِهِمۡ ....

دوسری تمثیل

- یہ مثال آسمان سے نازل ہونے والی بارش کی سی ہے جس میں تاریکیاں ہوں، کڑک ہو اور بجلی ہو۔ جب اِس بجلی سے ذرا روشنی ہوتی ہے تو وہ چلنے لگتے ہیں اور جب تاریکی عود کر آتی ہے تو گھبرا کر ٹھہر جاتے ہیں
- اس تمثیل کا انطباق - اور اس میں الفاظ کی مراد

- تیز بارش سے مراد قرآن کریم اور اللہ کی طرف سے آنے والا دین، جو رحمت ہے
- ظلمتوں سے مراد، اس دین کے مقابلے میں اٹھنے والا مخالفتوں کا ہجوم
- رعد و برق وہ مختلف قسم کے مصائب ہیں جو ہر ایمان لانے والے کو اس راستے میں پیش آتے ہیں کبھی وہ رعد کی صورت دہلا کے رکھ دیتے ہیں اور کبھی برق کی صورت بھونچکا دیتے ہیں۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ

- مومن راستے کے ان مصائب اور آزمائشوں پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی وعدوں پر یقینِ کامل رکھتے ہوئے استقامت دکھاتا ہے
- دوسرا طرزِ عمل ۔ ان منافقین کا جو ان مصائب کو مصائب سمجھ کر اس سے خوفزدہ ہوتے ہیں اور ہر ممکن طریقے سے اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس کے لیے مختلف حیلے بہانوں سے ایمان کے تقاضوں سے جی چراتے ہیں
- کانوں میں انگلیاں ٹھونس کر (ان زندہ حقائق سے منہ موڑ کر) وہ سمجھتے ہیں ہلاکت سے بچ جائیں گے مگر اللہ اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ ان کو گھیرے ہوئے ہے
- جب قرآنی احکام سے ان منافقین کی خواہشاتِ نفس اور ان کے تعصّباتِ جاہلیت پر ضرب پڑتی ہے تو یہ ٹھٹک کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور جب نا مساعد حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو انہیں لگتا ہے کہ ان کی آنکھیں اچک لی جائیں گی، حالات معمول پہ آجائیں تو فوائد سمیٹنے کے لیے پھر مسلمانوں کو صفوں میں آجاتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ وَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَۙ ﴿۲۱﴾

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ - اے لوگو

اعۡبُدُوۡا رَبَّكُمُ - بندگی کرو اپنے رب کی

الَّذِىۡ - جس نے

خَلَقَكُمۡ - پیدا کیا تم کو

وَالَّذِيۡنَ - اور ان لوگوں کو جو

مِنۡ قَبۡلِكُمۡ - تم سے پہلے تھے

لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ - شاید کہ تم تقویٰ اختیار کرو

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَۙ ﴿٢١﴾

اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو تخلیق کیا اور ان
لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ

O mankind! serve your Lord Who created you, and those who came before you, that you may have the chance to learn righteousness

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱعۡبُدُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِي خَلَقَكُمۡ وَٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُونَ ٢١

قرآن کی دعوت

- قرآن کی دعوت تمام انسانوں کے لیے عام ہے، مگر اس دعوت سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا لوگوں کی اپنی آمادگی پر اور اس آمادگی کے مطابق اللہ کی توفیق پر منحصر ہے
- اسی لیے پہلے یہ بتایا گیا کہ کس قسم کے لوگ اس کتاب کی رہنمائی سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور کس قسم کے نہیں اٹھا سکتے
- اب تمام نوع انسانی کے سامنے وہ اصل بات پیش کی جا رہی ہے، جس کی طرف بلانے کے لیے قرآن آیا ہے۔ گویا یہ قرآن کی دعوت کا خلاصہ ہے
- یہی تمام انبیاء و رسل علیہ السلام کی دعوت تھی - يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ
- از روئے قرآن یہی عبادتِ رب انسان کی غایت تخلیق ہے
- لیکن اب صیغہ " میری قوم " کی بجائے تمام انسانوں سے خطاب کا ہے (آفاقی دعوت)

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱعْبُدُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢١﴾

قرآن کی دعوت - بندگیٔ رب

- عبادت کا اصل معنی **غلامی** ہے اور غلامی میں چونکہ آقا کی اطاعت لازمی ہوتی ہے، اس لیے **اطاعت** بھی عبادت کے مفہوم میں شامل ہے
- جب یہ غلامی ایک ایسی ذات کی ہو جو خالق ومالک اور معبود بھی ہو تو پھر اس غلامی کا حق پرستش کی صورت میں ہی ادا کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے **پرستش** کا مفہوم بھی عبادت میں شامل ہو گیا
- کوئی شخص اگر غلامی کا دعویٰ تو کرتا ہے مگر اس کے تقاضے پورے نہیں کرتا تو.......
- غلام جزوقتی نہیں ہوتا، کل وقتی ہوتا ہے۔ مسجد میں اللہ کے غلام اور مسجد سے باہر...
- اگر ہم کاروبار کریں اپنی مرضی سے، ملازمت کریں تو اپنے طریقے سے، حکومت چلائیں تو اپنی خواہش اور اپنے مفادات کے مطابق، ملک میں آئین وہ نافذ کریں جسے ہم خود بنائیں گے ..... کیا یہ عبادت ہے؟ کیا یہ اطاعت ہے؟ کیا یہ غلامی ہے؟

يَاَيُّهَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ وَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَۙ ﴿۲۱﴾

بندگئ رب کی دعوت۔ دلیل کے ساتھ

- کائنات اور انسان کو پیدا کرنے کا تصور کم و بیش تمام معاشروں میں ایک ایسی ذات کے ساتھ جڑا ہوا ہے جو ان کے تصور سے ماوراء ہے
- اسی لیے انسانوں کو دعوت اسی دلیل کے ساتھ دی گئ ہے کہ تمہیں خود اس سوال پر غور کرنا چاہیے کہ جو کسی چیز کو بناتا یعنی تخلیق کرتا ہے وہ چیز اس بنانے والے کی ہدایات کی پابندی کرتی ہے یا کسی اور کے اشاروں پر چلتی ہے
- اللہ نے تمہیں پیدا فرمایا ہے تمہیں اس نے عدم سے وجود بخشا، ماں کے پیٹ میں اور بعد پیدائش تمہاری حفاظت کی، پھر تمہیں جسم کے ساتھ بہترین صلاحتیں عطا کیں کس قدر عجیب بات ہے کہ جس ذات کے احسانات کے بوجھ تلے تم دبے ہوئے ہو بجائے اس کی بندگی اور اطاعت کرنے کے تم دوسروں کی بندگی کرتے ہو

عقل کا تقاضا یہ ہے کہ تم اپنے محسن کو پہچانو اور صرف اسی کی بندگی کرو

الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

الَّذِیۡ جَعَلَ - جس نے بنایا

لَکُمُ الۡاَرۡضَ - تمہارے لیے زمین کو

فِرَاشًا - فرش کی حالت میں

فرش : ہر بچھائی جانے والی چیز

وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً - اور آسمان کو چھت

(ب ن ي)

بَنَى يَبْنِيُ بِنَاءً:
بنانا ، تعمیر کرنا

عمارت یا چھت، جو چیز بنائی جائے۔ بناء کہلاتی ہے

وَّ اَنۡزَلَ - اور اتارا

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً - آسمان سے پانی کو

فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾

فَاَخْرَجَ بِهٖ - تو اس نے نکالا اس سے

مِنَ الثَّمَرٰتِ - پھلوں میں سے

رِزْقًا لَّكُمْ - رزق کو تمہارے لیے

فَلَا تَجْعَلُوْا - پس نہ بناؤ

لِلّٰهِ اَنْدَادًا - اللہ کے لیے کوئی مد مقابل (ن د د)

أنْدَاد ، نِدّ کی جمع - معنی مقابل، برابر کا جوڑ، ذات اور جوہر میں شریک

وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ - اس حال میں کہ تم جانتے ہو

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ
اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾

وہ ذات جس نے تمھارے لیے زمین کا فرش بچھایا اور آسمان کو
چھتری بنایا اور آسمان سے پانی برسا کر تمہارے لیے میووں کا رزق
اگایا۔ تو یہ جانتے ہوئے کسی کو اللہ کا مد مقابل نہ بناؤ

Who has made the earth your couch, and the heavens your canopy; and sent down rain from the heavens; and brought forth therewith Fruits for your sustenance; then set not up rivals unto Allah when you know (the truth).

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

اللہ کی توحید اور بندگی کے استحقاق پر آفاق سے دلائل

- توحید پر ان دلائل میں ۴ چیزوں کا ذکر- یہ چاروں انسان کی ضرورت ہیں

1. زمین کو بچھونا بنایا (اس بیان کے اندر پوشیدہ حقائق پہ غور کریں)
2. آسمان کو چھت بنایا (اب انسانی علم کے ارتقاء کی بدولت یہ بات انسان پر بہت واضح ہو گئی ہے کہ اس کے لیے اس کا کیا مطلب ہے؟)
3. آسمان سے پانی برسایا گیا (حیوانی اور نباتاتی زندگی کے لیے پانی کی اہمیت اور ضرورت پہ غور کریں) اس پانی کی ساتھ انسانی زندگی سے وابستہ ضروریات کا اندازہ کریں ! کیا یہ بے حد وحساب بندوبست اس رب کے علاوہ کوئی کر سکتا تھا؟
4. پھر اسی پانی اور زمین کے ملاپ سے انسان کی غذائی ضرورتیں پوری کیں، زمین کی قوتِ روئیدگی سے فصلیں، پھل، سبزہ، شجرِ سایہ دار اور دوسرا سامانِ زیست بنایا

الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً ۖ وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

لوگو ! فیصلہ کرو

یہ زمین کا بچھونا، آسمان کی چھت، زمین کی قوت روئیدگی اور پانی کا بادلوں سے برس کر تمہاری پیاس کا سامان کرنا اور زمین کو سینچ کر تمہاری غذائی ضرورتوں کو پورا کرنا کیا یہ سب کچھ اللہ کے سوا کوئی اور کرسکتا ہے؟